ٹیلیفون: ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خلافت نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

جلد ۶۹/۳۴ | اتوار ۱۰ رجب ۱۴۰۰ھ، ۲۵ ہجرت ۱۳۵۹ ہش، ۲۵ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۱۸

سلسلہ احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور

اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (الوصیّۃ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سیّد عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ ہجرت ۱۳۵۹ ہش
۲۵ مئی ۱۹۸۰ء

یومِ خلافت منانے کی تحریک اور اُسکی حکمت

زندہ قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے مقاصد عالیہ کو اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے ذہنوں میں تازہ کرنے اور ہمیشہ تازہ رکھنے کے لئے اہم واقعات کی یاد میں خصوصی ایام مناتی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ امر احمدیوں کے بار بار یہ امر ذہن نشین کرایا کہ وہ ایک زندہ قوم ہیں اس لئے ان میں وہ تمام خوبیاں ہونی چاہئیں جو زندہ قوموں کا طرۂ امتیاز ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ اپنی زریں تاریخ کے اہم موڑوں کی یاد میں ہر سال متعدد یوم مناتی ہے جن میں یوم سیرۃ النبیؐ کے علاوہ "یوم مسیح موعودؑ" یوم مصلح موعودؓ" اور "یوم خلافت" شامل ہیں۔

آج (۲۷ مئی ۱۹۸۰ء) جبکہ دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود ایک کروڑ کے لگ بھگ احمدی احباب ۲۲ واں یوم خلافت منا رہے ہیں تو یہ دن ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم آج سے نو زائیدہ اپنے دل و دماغ میں خلافت کی اہمیت کو تازہ کریں اور اپنے دلوں کی گہرائیوں میں یہ امر فولادی میخوں کی طرح گاڑ لیں کہ احمدیت کی ترقی و بقا اور اس کے ذریعہ سے غلبۂ دین خاتم الانبیاءؐ کے مقصدِ عظیم کا پورا ہونا صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے۔ آج کے دن ہر بچہ، بڑا بوڑھا، مرد عورت، جوان یہ عہد کرلے کہ وہ نظام خلافت کی حفاظت کرنے، اسے مستحکم کرنے اور خلافت کے سائے تلے جماعت کے اتحاد کو ایک آہنی چٹان بنانے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ آج کے دن نوجوان خلافت سے وفاداری کے عہد کو تازہ کریں۔ آج کے دن بچے یہ سمجھ لیں کہ ان کا مستقبل صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے۔ آج کے دن والدین اور بوڑھے اور مائیں اپنی اولادوں اور نسلوں کو یہ امر ذہن نشین کرادیں کہ خلافت سے دوری کا دن ان کی موت کا دن ہوگا یہ والدین کا بدرجہ اتم فریضہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو خلافت کے بابرکت نظام سے پوری طرح وابستہ رکھیں۔ خلیفۂ وقت سے محبت، شیفتگی اور فدائیت کا شدید ترین جذبہ ان کے خون میں رچ بس جائے اور ان کے ایمان اور عقیدے کی اساس بن جائے۔

اس مقصد کے لئے خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنے کا سب سے اہم ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھ کر حضور کی براہ راست توجہ اور محبت کو حاصل کرنا ہے۔ اور احباب جماعت کا یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ حضور کو دعا کیلئے خطوط لکھنے کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے ہیں بہت سے لوگوں کے برسوں کے رکے ہوئے کام اور سالہا سال سے نہ حل ہونے والے مسئلے حضور کی بابرکت دعا سے حل ہوگئے، بے اولادوں کو نہ صرف اولاد ملی بلکہ حضور نے جو بتایا اسی کے مطابق نرینہ یا غیر نرینہ اولاد مل گئی۔ وغیرہ وغیرہ اس قسم کے لاتعداد واقعات رونما ہو چکے ہیں اور آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔

یہی وہ جذبہ ہے جس کے قیام کے لئے ہر سال ۲۷ مئی کو یوم خلافت منایا جاتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جلسے قیامت تک ہوتے چلے جانے چاہئیں تاکہ جماعت کے نظام میں خلافت کی اہمیت سے ایک بھی فرد بشر لاعلم نہ رہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو یوم خلافت منانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس دن کو منانے کی جو غرض بیان فرمائی تھی اور جو ہدایات اس ضمن میں دی تھیں وہ اس قابل ہیں کہ ہر احمدی ان ہدایات کا ایک ایک لفظ اپنے دل پر نقش کرلے۔ عہدیداران جماعت ان ہدایات کے مطابق اپنے جلسوں کو منظم کریں اور حضرت المصلح الموعودؓ کی ہدایات پر دل و جان سے کما حقہٗ عمل کرنے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے ۲۱ اکتوبر کو جو تقریر کی اسی میں فرمایا:-

"میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی برکات کو یاد رکھیں اور کسی چیز کو یاد رکھنے کے لئے پرانی قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں اس کے لئے خاص طور پر ایک دن مناتی ہے مثلاً شیعوں کو دیکھ لو وہ سال میں ایک دفعہ تعزیہ نکال لیتے ہیں تا قوم کو شہادت حسینؓ کا واقعہ یاد رہے اسی طرح میں بھی خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن "خلافت ڈے" کے طور پر منایا کریں۔ اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دوہرایا کریں۔ پرانے اخبارات کا ملنا تو مشکل ہے لیکن الفضل نے پچھلے دنوں ساری تاریخ کو از سرِ نو بیان کردیا ہے......... تم اسی موقعہ پر اخبارات سے یہ حوالے پڑھ کر سناؤ۔ اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منا لیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے پھر تم یہ جلسے قیامت تک کرتے چلے جاؤ تا جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ۱۹۰۰ سال سے برابر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو درجہ میں اُن سے بڑے ہیں خدا کرے ان کی خلافت دس ہزار سال تک قائم رہے مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم سال میں ایک دن اس غرض کے لئے خاص طور پر منانے کی کوشش کرو۔ میں مرکز کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ بھی ہر سال سیرت النبیؐ کے جلسوں کی طرح خلافت ڈے منایا کرے اور ہر سال یہ بتایا کرے کہ جلسہ میں ان مضامین پر تقاریر کی جائیں۔ الفضل سے مضامین پڑھ کر نوجوانوں کو بتایا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے خلافت احمدیہ کی تائید میں کیا کچھ فرمایا ہے اور پیغامیوں نے اس کے رد میں کیا کچھ لکھا ہے۔ اسی طرح وہ رؤیا و کشوف بیان کئے جائیں جو وقت سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے دکھائے اور جن کو پورا کرکے خدا تعالیٰ نے ثابت کردیا کہ اس کی برکات بھی خلافت سے وابستہ ہیں۔"

(فرمودہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء
مطبوعہ الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء و یکم مئی ۱۹۵۷ء
بحوالہ "مشعلِ راہ" صفحہ ۸۸۶-۸۸۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم خلافت کی جملہ برکات سے پوری طرح مستفید ہونے والے ہوں اور ہماری نسلیں اور ان کی نسلیں اور نسل در نسل قیامت تک جماعت احمدیہ کے افراد خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور دنیا بھر میں دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی مہم جلد از جلد اپنے کمال کو پہنچے اور ساری دنیا خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے آجائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کا وعدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا

بمب کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو

میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی طوعاً و کرہاً

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یادگار خطبہ

ایک خلیفہ آدم تھا۔ اس کی نسبت فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ اب خود ہی اس کے بارے میں ارشاد ہے فَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی۔ لیکن جب فرشتوں نے کہا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ۔ تو ان کو ڈانٹ پڑی کہ تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے۔ پس فَاسْجُدُوْا لِاٰدَمَ۔ تم آدم کو سجدہ کرو۔ چنانچہ ان کو ایسا کرنا پڑا۔ دیکھو خود تو عاصی اور غوی تک کہہ لیا۔ مگر فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند فرمایا۔ میں نے کسی زمانہ میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس کے لئے پیشگوئی ہو اور خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی لازمی نہیں۔ دیکھو آدم۔ پھر داؤد کے لئے کیا کیا مشکلات پیش آئے۔ میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں کہ تمہیں عجیب عجیب قصے ان کے متعلق سناؤں مگر فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ۔ سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا جس کے لئے یہ الفاظ آئے۔۔۔۔۔۔ خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ۔ اگلی قوموں کو ہلاک کرکے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا لِنَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ۔ اب دیکھتے ہیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔ اب میں تمہارا خلیفہ ہوں۔

حضرت صاحبؑ کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بہ حیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی ہے۔۔۔۔۔۔۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحبؑ نے اپنی طرف سے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ اور امیر مقرر کر لیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑہ غرق کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔ خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتہ کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے تم معاہدہ حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کر سکتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔ میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں کو زبانی مونہہ سے بجھاتے نہیں۔ میں نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے ہم نے آگوں کو دبا کر بھی بجھاتے دیکھا ہے میری ماں دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے میں ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر میں سب بجھ جاتے تھے۔ دیکھو میں نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کے لئے کوشش میں ہوں۔ ہم اور تم سب مر جائیں گے اگر کچھ نفاق ہم میں باقی ہیں تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ جائے گا۔ اور وہ ہم پر لعنت کریں گی۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو تم میرے حق کو بجا لاؤ میں نے کبھی اپنی بڑائی نہیں کی۔ مجھے فرعون کہہ کر چٹھی پڑا ہے۔ اس خدا کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحبؑ کے کسی قول کے معنی سمجھاؤ گے اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔۔۔۔۔"

"۔۔۔۔۔۔۔ ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ۔ اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہؐ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنائی ہے اسی طرح حضرت صاحبؑ نے بھی شرائط بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے اس میں ایک سر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں، پھر نصیحت کرتا ہوں، پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے وہ دعا میں خرچ کرو اور اللہ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے وعظوں کا اثر مجھ بڈھے پر نہیں ہوگا۔ ادب کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک کام کرو۔۔۔۔۔۔۔ بمب کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خطرناک یہ بات ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔

۔۔۔۔۔۔۔ تم میں جو نقص ہیں ان کی اصلاح کرو۔ عورتوں سے جن کا سلوک اچھا نہیں۔ قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کریں میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ سمجھیں پھر سمجھ جائیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔

۔۔۔۔۔۔۔ اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی طوعاً و کرہاً اور آخر کہنا پڑے گا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ۔ جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین!"

(بدر جلد ۸ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء بحوالہ خطبات نور جلد دوم صفحہ ۷۷ تا ۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہیں

جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دل میں آپ کی بے انتہا محبت پیدا کر دے گا:

دنیوی لحاظ سے جو تلخیاں دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں

میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہم دونوں ایک ہی وجود کے دو نام ہیں

خلافت کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضور کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ قائم ہے اور روحوں کو [illegible] اور مسلسل منور کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہ نمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے [illegible] اس کی شعاعیں [illegible] عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہ نمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اس [illegible] خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں تکمیل ہوتی ہے"

(الفضل ۱۴ر مئی ۱۹۷۰ء ص۴)

"میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت اور جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں۔"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۷۶ء ص۳)

"خلافتِ احمدیہ کی ایک صفت یہ ہے کہ اس خلافت کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میں اس خلافت کے ذریعہ اپنی زبردست قدرتوں کا زبردست ہاتھ دکھاؤں گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت ہے اسی خلافت کا ایک وجود ہے خلافت تو روح ہے اور اس کا جسم بھی ہے (یعنی جماعت احمدیہ جسم ہے) روح اور جسم مل کر ایک وجود بنتے ہیں .... اسی لئے خلافت کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے خلیفۂ وقت آپ کے لئے دعا کریں۔ خلیفۂ وقت پر بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے جیسے ۱۹۷۴ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں۔ میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا [illegible] مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔" (خطاب بخدام الاحمدیہ مؤرخہ ۶ر نومبر ۱۹۷۷ء)

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۷۸ء ص۴)

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں ان دنوں (۱۹۷۴ء میں تاقتل) مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ [illegible] خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء)

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۷۶ء ص۳)

"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہاء محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے گا کہ دعا کرنے [illegible] ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کیلئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت سے کرے اور آپ [illegible] احسان جتلائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے [illegible] کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا یہ حال اور اس کا [illegible] اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکتی ہے لیکن خدا کی طاقت [illegible] کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔"

(الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے آداب

مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں جب خدا پر نظر رکھی جائے

روپیہ غبن کرنا اتنا خطرناک نہیں جتنا کسی دوست کی خاطر اپنی صحیح رائے چھوڑ کر غلط رائے اختیار کرنا ہے

محترم صاحبزادہ
مرزا طاہر احمد صاحب
ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ

زیر نظر مضمون محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر طبع کتاب "سیرۃ فضل عمر" جلد دوم سے لیا گیا ہے۔ یہ کتاب مکمل ہے اور کتابت بھی ہو چکی ہے، کسی مناسب وقت پر طبع ہو گی۔ یہ کتاب فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مرتب کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

مشورہ کے لئے ہدایات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"ہمارے مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں کہ خدا پر نظر رکھیں اس لئے پہلی نصیحت میں یہ کرتا ہوں کہ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں۔ تو میری راہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے۔ اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی ایسی رائے دے جو ہو تو غلط مگر اس کی چکنی باتوں یا طاقت لسانی سے میں اس سے متفق ہو جاؤں۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت و عظمت کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال آجائے۔ نہ ایسا ہو کہ میری رائے غلط اور مضر ہو۔ نہ یہ ہو کہ میں کسی کی غلط رائے کی تائید کروں۔ میری نیت درست رہے۔ میری رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔ یہ دعا ہر دوست کو کرنی چاہیئے اور ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ جب بھی ہماری جماعت مشورہ کرنے لگے۔ صرف آج کے لئے ہی نہیں۔"

(۲) "یہ کہ پہلی نصیحت دعا کے متعلق ہے مگر کوئی دعا قبولیت کا جامہ نہیں پہنتی جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ مثلاً انسان دعا تو کرے کہ اسے خدمت دین کی توفیق ملے مگر عملاً ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے کیا توفیق ملے گی۔ تو دعا کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ آج بھی اور کل بھی اور پھر بھی جب کبھی مشورہ ہو ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ لوگوں نے بعض باتیں دل میں بٹھائی ہوئی ہیں کہ یہ منوائینگے لیکن مشورہ کے یہ معنے نہیں کہ ایسی باتوں کو بیان کرو بلکہ یہ ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کرکے بیٹھو اور صحیح بات بیان کرنی چاہیئے۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کرکے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پچ کرتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کو یہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے"

(۳) "یہ کہ جب مشورہ کے لئے بیٹھیں تو مقدم نیت یہ کرلیں کہ جس کام کے لئے مشورہ کرنے لگے ہیں اس میں کس کی رائے مفید ہو سکتی ہے نہ یہ کہ میری رائے مانی جائے"

(۴) "یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ آج بھی اور آئندہ بھی ہر وقت جب مشورہ لیا جائے کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بعد میں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ میری تو یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے کہا تھا اس لئے دی تھی۔ روپیہ غبن کرنا اتنا خطرناک نہیں جتنی یہ بات خطرناک ہے۔ مگر یہ ایسی آسان سمجھی جاتی ہے کہ بڑے بڑے مدبر بھی اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہندوستان کی کونسل کا واقعہ ہے کہ ایک ممبر نے کہا میری رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے چونکہ کہا تھا اس لئے میں نے اس کی خاطر رائے دے دی۔ تعجب ہے اس نے اس بات کے بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہ سمجھا مگر یہ سخت بددیانتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ اس سے بچیں اور کسی کی خاطر نہیں بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔"

(۵) "کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے۔ اس کی تشریح میں مثال دیتا ہوں مثلاً ایک سوال پیش ہے کہ فلاں کام جاری کرنا تو مفید سمجھتے ہیں مگر یہ خیال کرکے کہ اگر جاری ہو گیا تو فلاں اس پر مقرر ہو گا اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بددیانتی سے بھی کرتے ہیں اور کبھی ایک شخص کو مناسب نہیں سمجھتے مگر بجائے اس کے کہ اس کے تقرر کا جب سوال آئے تو اس وقت بحث کریں یا اس طرح کہیں کہ اس کام کو جاری نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ فلاں کے سوا اور کوئی نہیں جسے اس کام پر لگایا جا سکے اور وہ موزوں نہیں یہ کہتے ہیں۔ یہ کام ہی مفید نہیں۔ چونکہ یہ بددیانتی ہے اس لئے یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یا اس طرح کہ ایک مشن مقرر کرنا ہے جس کے لئے فلاں کو مقرر کرنا ہے اس پر ان کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ وہ نہ جائے مگر بحث یہ شروع کر دیتے ہیں کہ مشن قائم کرنا ہی ٹھیک نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اصل معاملہ میں صحیح رائے دینی چاہیئے۔"

(۶) "جو سچی بات ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اس …

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی پیش کرے ... ایسا شخص پیش کرے جس سے کوئی اختلاف ہو مگر وہ سچی تو اگر کوئی اس کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ پیش کرنے والے سے اس کی مخالفت ہے تو بددیانتی کرتا ہے۔"

(۷) "چاہیئے کہ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلدبازی سے کام نہ لے۔ کئی لوگ پہلے رائے قائم نہیں کرتے ... فوراً بات سن کر رائے ظاہر کر دیتے ... ہیں۔ چاہیئے کہ دونوں کی باتیں سنیں۔ ان کا موازنہ کریں۔ اور پھر رائے پیش کریں اور نہ ایسا ہو کہ دوسروں کی رائے پر انکار کریں۔

ایک تو میں نے یہ کہا تھا کہ دوسرے کے لئے رائے نہ دی جائے اور ایک یہ کہ دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہ کی جائے مثلاً ایک کہے فلاں کام میں خرابی ہے دوسرا بغیر خرابی معلوم کئے کہہ دے کہ ہاں خرابی ہے۔ ایسے موقع پر اپنی جگہ تحقیقات کرنی چاہیئے۔"

(۸) "کبھی اس بات کا دل میں یقین نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے بعض آدمی اس میں کفر تک کہتے ہیں کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی اور پھر حق سے دور ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بچے بھی عجیب بات بیان کر دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں سے بھی مشورہ پوچھتے۔ حدیبیہ کے وقت ہی جب لوگ غصہ میں تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا کیا جائے۔ انھوں نے کہا۔ آپ جا کر قربانی کریں اور کسی سے بات نہ کریں۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا اور پھر سب لوگوں نے قربانیاں کر دیں۔ تو اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ بڑوں بڑوں کی رائے میں غلطی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے درست اور مفید ہوتی ہے۔ مجلس میں علم کی وسعت کے خیال سے بیٹھنا چاہیئے۔ ہاں یہ بھی عیب ہے کہ انسان دوسرے کی ہر بات کو مانتا جائے۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔"

(۹) ہمیشہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہیئے احساسات کی پیروی نہ کرنی چاہیئے۔ کئی لوگ احساسات کو ابھار دیتے ہیں اور پھر لوگ واقعات کو مدنظر نہیں رکھتے۔ میں نے بھی ایک دفعہ احساسات سے فائدہ اٹھایا ہے مگر ساتھ دلائل بھی پیش کئے تھے .... احساسات کو تائیدی طور پر پیش کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ مگر محض ان کے پیچھے پڑنا یا ان کو ابھار کر رائے بدلنا خیانت ہے اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ اس کے دلائل کمزور ہیں اور پھر وہ جذبات کو ابھارے تو وہ بددیانت ہے۔ اور اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ دلائل غلط ہیں مگر احساسات کے پیچھے لگ کر رائے دے دے تو وہ بھی بددیانت ہے۔"

(۱۰) "دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں ایک وہ جن میں دنیوی فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور دینی کم چونکہ ہم دینی جماعت ہیں اس لئے ہمیں اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔"

(۱۱) "ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ہماری تجاویز نہ صرف غلط نہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی مدنظر رہے کہ جن کے مقابلے میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور موثر ہوں اور ہمارا کام ایسا ہونا چاہیئے کہ دشمن کے کام سے مضبوط ہو۔ مثلاً اگر ایسی جگہ ایک مکان بناتے ہیں جہاں پانی کی رو نہیں آتی وہ اگر زیادہ مضبوط نہیں تو خیر لیکن جہاں زور کی رو آتی ہو وہاں اگر مضبوط نہیں بنائیں گے تو غلطی ہوگی پس ہماری مجلس شوریٰ میں یہی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں غلطی نہ ہو بلکہ یہ بھی ہو کہ ایسی اعلیٰ اور زبردست تجاویز ہوں جو دشمن کا مقابلہ کر سکیں پھر ایک تو یہ بات ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ سے ہماری کوششیں اور تجاویز اعلیٰ ہوں۔ دوسری یہ کہ ہماری تجاویز ہماری پچھلی تجاویز سے اعلیٰ ہوں۔ ان دونوں باتوں کو چھوڑنے سے قومیں تنزل میں پڑ جاتی ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو چھوڑ دیں تو بھی تنزل شروع ہو جاتا ہے ...."

کسی شخص کے تقرر کا خیال کر کے کسی منصوبہ کی مخالفت کرنا بددیانتی ہے:

(۱۲) "رائے دیتے وقت یہ بات دیکھ لینی چاہیئے کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ ہی مفید ہے یا مضر۔ مقابلہ میں آ کر کسی معمولی سی بات پر بحث شروع ہو جاتی ہے حالانکہ اس کا اصل بات کے مضر یا مفید ہونے سے تعلق نہیں ہوتا پس فروعی باتوں پر بحث نہ شروع کرنی چاہیئے بلکہ واقعہ کو دیکھنا چاہیئے کہ مفید ہے یا مضر۔"

(۱۳) "سوائے کسی خاص بات کے یونہی دوہرانے کے لئے کھڑا نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے۔ ہاں اگر نئی تجویز ہو تو پیش کرے۔"

(۱۴) "چاہیئے کہ ہر ایک اپنا وقت بھی بچائے اور دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کرے۔"

کبھی اس بات کا یقین نہ رکھو کہ ہماری بات مضبوط اور بے خطا ہے:

مشورے اور اس کے اثر کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"یہ نہیں کہ ووٹ لئے جائیں اور ان پر فیصلہ کیا جائے بلکہ جیسا اسلامی طریق ہے کہ مختلف خیالات معلوم کئے جائیں اور مختلف تجاویز کے پہلو معلوم ہوں تاکہ ان پر جو مفید باتیں معلوم ہوں وہ اختیار کر لیں۔ اس زمانہ کے لحاظ سے یہ خیال پیدا ہوتا کہ کیوں رائے نہ لیں اور ان پر فیصلہ ہو۔ مگر ہمارے لئے دین نے یہی رکھا ہے کہ ایسا ہو اذا عزمت فتوکل علی اللہ مشورہ لو مگر جب ارادہ کر لو تو پھر اس بات کو کر لو۔ یہ نہ کہو کہ لوگ کیا کہیں گے اور اسلام میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ جب ایران پر حملہ کیا گیا تھا تو دشمن نے ایک پل کو توڑ دیا اور بہت سے مسلمان مارے گئے تھے۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے لکھا کہ مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ اگر جلد فوج نہ آئے گی۔ تو عرب میں دشمن گھس آئیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے طلب کی تو سب نے کہا۔ خلیفہ کو خود جانا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی خاموشی پر خیال آیا اور پوچھا۔ آپ کیوں چپ ہیں؟ کیا آپ اس رائے کے خلاف ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں میں خلاف ہوں۔ پوچھا کیوں؟ تو کہا اس لئے کہ خلیفہ کو جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہیئے اس کا کام یہ ہے کہ لڑنے والوں کو مدد دے جو قوم ساری طاقت خرچ کر دے اور جسے مدد دینے کے لئے کوئی نہ رہے۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کے جانے پر شکست ہو گئی تو پھر مسلمان کہیں نہ ٹھہر سکیں گے اور عرب پر دشمنوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ گئے اور انہی کی بات مانی گئی۔ تو مشورہ کی غرض ووٹ لینے نہیں بلکہ مفید تجاویز معلوم کرنا ہے۔ پھر چاہے تھوڑے لوگوں کی اور چاہے ایک ہی کی بات مانی جائے۔ یہی صحابہؓ کا طریق تھا اور یہی قرآن سے معلوم ہوتا ہے اور عارف کے لئے یہ کافی ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ تا ۱۳)

پارلیمنٹ کی نسبت شوریٰ کے طریق کی فضیلت واضح کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:۔

"پارلیمنٹ میں یہی ہوتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ رائے نہ ملی تو گورنمنٹ ٹوٹ جائیگی اس لئے سارے رائے دے دیتے ہیں تو عام طبائع ایسی نہیں ہوتیں کہ صحیح رائے قائم کر سکیں۔ اس لئے اکثر لوگ دوسروں کے پیچھے چلتے ہیں اگر کہیں کہ وہ اہل الرائے ہوتے ہیں تو بھی یہی ہوتا ہے کہ بڑے کی رائے کے نیچے ان کی رائے دب جاتی ہے۔ اس لئے یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے دونوں کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ زبردست مقابلہ رہتا ہے۔ مگر شوریٰ میں یہ بات نہیں ہوتی کیونکہ اس میں پارٹی کا خیال نہیں ہوتا .... پس چونکہ پارٹی ہوتی نہیں اور خلیفہ سب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کا تعلق سب سے ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے باپ بیٹے کا۔ بھائی بھائی تو لڑ پڑتے ہیں۔ مگر باپ سے لڑائی نہیں ہو سکتی چونکہ خلیفہ کا سب سے محبت کا تعلق ہوتا ہے اس لئے اگر ان میں لڑائی بھی ہو جائے تو وہ دور کر دیتا ہے اور بات بڑھنے نہیں دیتا (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۶)

شوریٰ کے فوائد گنواتے ہوئے فرمایا:۔

"اب میں شوریٰ کے فوائد بیان کرتا ہوں

(۱) کئی نئی تجاویز سوجھ جاتی ہیں۔

(۲) مقابلہ کا خیال نہیں ہوتا اس لئے لوگ صحیح رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) یہ بھی فائدہ ہے کہ باتوں باتوں میں کئی باتیں اور طریق معلوم ہو جاتے ہیں۔

(باقی ص ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور اُس کے مقاصد

تحریر: خلیل احمد وقفِ جدید ربوہ

"جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔"

خدا تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے دنیا کی ہدایت کے لئے انبیاء کا سلسلہ شروع فرمایا جو دنیا میں مبعوث ہو کر رشد و ہدایت کا کام انجام دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جب انبیاء اپنی طبعی عمر گزار کر فوت ہو جاتے ہیں تو مخالفین خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ اب ان کا خاتمہ ہوا کہ ہوا۔ پس اب یہ چند دن کے مہمان ہیں۔ مومنین سخت غمگین ہو جاتے ہیں

مگر ـــــ

خدا تعالیٰ مومنین کے لئے سکینت کے سامان مہیا فرماتا ہے اور اپنے فضل سے ایسے وجود کھڑے کر دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہنمائی میں ان کے نور کو پھیلانے کا موجب بنتے ہیں ان وجودوں کے متعلق

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝" (النور: ۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

انبیاء کے بعد ہمیشہ سے خلافت کا سلسلہ چلا آیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں سلسلۂ خلفاء جاری رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری خلیفہ تھے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل سے نبوت اور خلافت چھین لی گئی۔ حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی کے مطابق کہ:۔

"میں تمہارے بھائیوں میں سے تم سا نبی برپا کروں گا"

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو مسلمانوں پر بڑے ابتلاء اور پریشانی کا وقت آیا اور آنحضرتؐ کی جدائی کے غم میں بعض صحابہؓ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور مستقبل کے لئے مایوسی کا اظہار کرنے لگے۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ ایسے دلیر، جری اور حوصلہ مند انسان نے تلوار پکڑ لی اور اعلان کیا جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ نو مسلم قبائل نے بغاوت کر دی بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ مسیلمہ کذّاب نے عرب میں زور پکڑ لیا ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق محض اپنے فضل سے حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کے مقام پر فائز فرمایا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:۔

"ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی"

آپؓ کے عہد میں اسلام کو زبردست تقویت حاصل ہوئی۔ جہاں آپ نے مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند فرمایا وہاں آپؓ نے مسیلمہ کذّاب کو شکست دی۔ قبائل کو زکوٰۃ دینے پر مجبور کیا اور باغیوں کا قلع قمع کیا۔ قیصر و کسریٰ کی آنکھیں کھل گئیں کہ مسلمانوں کا وجود صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی وجود کے ساتھ ہی قائم نہیں بلکہ اب اس کو ابوبکرؓ جیسے انسان کی راہنمائی کا شرف ہے۔ یہ سلسلہ خلافت حضرت علیؓ پر ختم ہو گیا۔ خلافت نے بادشاہی کی شکل اختیار کرلی۔ خدائی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی آخرین منھم کے مطابق آپؐ کے دوبارہ ظہور کے بعد نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام عمل میں آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکًا عاضًا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ ثم یکون ملکًا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت۔"

"میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن کریم سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے"

ترجمہ: نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا اور بعدہٗ نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی جو اللہ کے منشاء تک رہے گی پھر اسے بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا۔ پھر بادشاہی ہوگی اور اسے بھی اللہ تعالیٰ جب تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہے گا رہے گی پھر ایسی ہی بادشاہت کا پھر سلطنت جابرانہ ہوگی جو منشاء باری تعالیٰ کے مطابق رہے گی۔ پھر اسے بھی اٹھا لے گا اور اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ چپ ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اس کے قیام کے جو اغراض و مقاصد بیان فرمائے تھے ان کے حصول کے لئے آپ نے جو راہ متعین فرمائی وہ ایک لمبے وقت کا تقاضا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی

"پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا"

ساری زندگی اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف رہے۔ جب آپ کو بار بار وفات کی خبر دی گئی تو آپ نے بھی جماعت احمدیہ کے سامنے یہی ابدی صداقت اور حقیقت بیان فرمائی:-

"اے عزیزو۔ جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ....سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے.....

......میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(رسالہ الوصیۃ صفحہ ۶-۷)

خلافت کے قیام کی غرض:

خدا تعالیٰ انبیاء کے ذمہ جو کام سپرد کرتا ہے بعض اوقات وہ نبی اپنی طبعی عمر گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کاموں کو پورا کرنے کے لئے اس کے نائب یعنی خلیفہ کو کھڑا کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنے نبی کے بقیہ کاموں کو پورا کر سکے اور دنیا کی نظروں میں وہ ناکام نہ کہلا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تمکین دین کا کام لے کر مبعوث ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ میں تو صرف تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ آپ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکین دین کا کام آپ کی زندگی میں انجام کو نہیں پہنچے گا بلکہ دوسری قدرت (یعنی سلسلۂ خلافت) کے ذریعہ دنیا غلبۂ دین حنیف کا نظارہ دیکھے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(رسالہ "الوصیۃ" صفحہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اسی واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷، ۵۸)

ارشادات خلفاء:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

(۱) "میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن کریم سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا تم قرآن مجید میں پڑھ لو۔ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اگر وہ اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہو تو سعادت مند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئیگی۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۲) "اب میں تمہارا خلیفہ ہوں اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکر کا ذکر بھی پہلی پیشگوئیوں میں نہیں۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

(۳) "پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا......تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

(۱) "نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں۔ ایک شخصی اور ایک قومی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں زندگیوں کو الہام سے شروع کرتا ہے نبی کی شخصی زندگی تو الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ تیس چالیس سال کا ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو مامور ہے..........

خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے؟"

نبی کی قومی زندگی الہام سے شروع ہوتی ہے اور جب وہ وفات پاتا ہے تو کسی بنی ہوئی سکیم کے ماتحت اس کے بعد نظام قائم نہیں ہوتا بلکہ ایک دم تغیر پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس نظام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے ....اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نام قدرت ثانیہ رکھا ہے۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۶۱-۶۲)

(۲) "اے دوستو! میری آخری نصیحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی ہے کہ سب برکتیں خلافت ہی میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔"

(الفضل ۔ ۲۰ر مئی ۱۹۵۹ء)

(۳) "تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی .... بیشک افراد مریں گے۔ مشکلات آئیں گی۔ تکلیفیں پہنچیں گی۔ مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے"

(درس القرآن صـ۷۳ از حضرت مصلح موعودؓ)

(۴) "جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہوگی اور اس سے جس قدر دور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ر نومبر ۱۹۴۶ء)

(۵) "خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔"

(درس القرآن صـ۷۲ مطبوعہ ۱۹۲۱ء از حضرت مصلح موعودؓ)

(۶) "خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے؟ مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۳۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جب خلیفہ کا انتخاب امت مسلمہ کی رائے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو چکے تو پھر امت مسلمہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ اس خلیفہ کو اپنی مرضی سے معزول کر سکے۔ اس لئے کہ یہ ایک مذہبی انتخاب تھا جو اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی کے ماتحت کیا گیا اور اس انتخاب میں الٰہی تصرف کا ہاتھ تھا اور جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہو اسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خلفاء راشدین کے عزل کو خود اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جب بھی وہ دیکھے گا کہ خلیفہ کے بدلنے کی ضرورت ہے وہ خود اسے وفات دے دے گا اور اپنی مرضی .... اور نصرت کے مطابق امت مسلمہ کے ذریعہ نئے خلیفہ کا انتخاب کروا دے گا۔

پس روحانی خلفاء بندوں کے ہاتھوں معزول نہیں ہو سکتے اور جو ایسا سمجھے اس کے اندر نفاق اور بے حیائی کا مادہ ہے۔"

(ماہنامہ انصار اللہ۔ اپریل ۱۹۶۴ء)

○

بے حقیقت ہے نمازِ بے امام

لغزشوں سے پاک ہو اپنا کلام
بات ایسی ہو نہ ہو جس میں کلام

لغو باتوں سے ہو کُلّی اجتناب
جاہلوں کو دور سے ہی ہو سلام

قول ہو اپنا سدا قولِ سدید
جادۂ حق پر رہیں ہم تیز گام

اسوۂ خیر الرسل پر ہو عمل
ہم سے سرزد ہوں ہمیشہ نیک کام

آپ ہی ہیں امتِ خیر الرسل
ہر عمل سے ہو یہ ظاہر والسلام

غیرِ حق سے ہر توقع بے ثمر
بے حقیقت ہے نمازِ بے امام

ہادیٔ موعود کا یہ دور ہے
آسمانی رحمتیں بٹتی ہیں عام

دائمی ہے قدرتِ ثانی کا دور
مرحبا! اصلِ علیٰ یہ احتشام

نعرہ زن ہیں ہر طرف منّاد آج
حبّذا! تبلیغِ حق کا انتظام

اہلِ دانش آ رہے ہیں اس طرف
غلبۂ دیں کا ہے یہ سب اہتمام

فخر سے دانشورانِ شرق و غرب
ہو رہے ہیں شاہِ بطحیٰ کے غلام

ہو گئے توحید کے شیدا وہ لوگ
جو سدا تثلیث کا پیتے تھے جام

شادماں ہیں مرد و زن پیر و جواں
صدرِ انجم خوب ہیں ماہِ تمام

صد مبارک قدرتِ حق کا ظہور
مرحبا! دائم خلافت کا نظام

رحمۃ للعالمینؐ پر رحمتیں
سیدِ کونینؐ پر ہر دم سلام

—— : عبدالرحیم راٹھور

...اولیٰ کی ...اد

...بعد جماعت کے مقتدر بزرگوں کے ...مستقبل کی قیادت ...خلافتِ احمدیہ کے قیام کے لئے ...ریں بار بار بالاتفاق حضرت مسیح ...السلام کے قدیم اور دیرینہ ساتھی ...حضرت مولانا حکیم حاجی نورالدین ...پر ہی اٹھتی تھیں۔ چنانچہ احباب ...اور تھوڑی ہی دیر میں [illegible] ...کر لیا گیا۔ پوری قوم کو جماعتی [illegible] ...کے جھنڈے تلے [illegible] کا یہ فیصلہ ...خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر

...تھیں [illegible] صحابہ رضؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی [illegible] اسی طرح ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب [illegible] کے ہاتھ پر بیعت کر لیں:

مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اس کی پوری پوری تائید کی اور اس بات [illegible] مشورہ دیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب باغ میں [illegible] کشادہ پیشانی سے اتفاق رائے کیا اور فرمایا کہ:

"حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولوی صاحب ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدس کا الہام ہے کہ اس جماعت

خواجہ کمال الدین صاحب نے سب سے پہلے خلیفہ اوّل کا نام پیش کیا

خواجہ کمال الدین صاحب حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خلافت [illegible] قیام کو الٰہی تائید حاصل تھی اور خلیفہ خدا [illegible] جب اس نے خدا تعالیٰ نے سب کے دل [illegible] ہی شخص کی طرف پھیر دیئے۔ چنانچہ حضرت اماں جانؓ سے بھی جب پوچھا گیا تو انہوں نے بلاتامل حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر اتفاق کیا اور فرمایا کہ:

"حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھ کر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کا

کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے۔ اس عرصہ میں احباب جماعت کا یہ وفد باہر صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ ———— "چلو ہم سب وہیں چلتے ہیں جہاں ہمارے آقا کا جسدِ اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں ————" چنانچہ حضرت مولوی صاحب تمام حاضرین سمیت باغ میں تشریف لے آئے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعشِ مبارک باغ میں ہی رکھی تھی اور سب لوگ اس کے اردگرد جمع تھے۔ یہاں پر حضرت

مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ [illegible]

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

اس درخواست پر بہت سے احباب کے دستخط تھے جن کے نام بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ [illegible] کالم ۲ پر لکھے ہیں۔ مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب

دلِ پریشان تھے آنکھیں نمناک تھیں کہ خدا نے معجزانہ تائید کا جلوہ د...

سارے احباب جماعت نے متفقہ طور پر حضرت مولانا حکیم نورالدین رضؓ کو خلیفہ اوّل تسلیم ک...

...ن احمدیہ کے سر ہے۔ جنہوں نے ...ہ کو حضرت اقدس کی نعش مبارک ...پہنچتے ہی باغ میں خلافتِ احمدیہ ...ر حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت کے ...محمد علی صاحب کو تحریک کی۔ اور دیگر ...عت کی اسی رائے کا ذکر کیا کہ سب ...خیال ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود ...کے بعد سب سے پہلے خلیفہ حضرت ...نورالدین ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب ...کہا کہ یہ ہی صحیح ہے۔ اور حضرت ...سب ہی اس بات کے اہل ہیں۔ اور ...سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ ...صاحب [illegible] کی بیعت کرنے پر ...جماعت کے دوسرے اکابر مثلاً ...اللہ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ ...مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کو ...نواب محمد علی خان صاحبؓ کے ...پر پہنچے اور شیخ یعقوب علی صاحب ...کے ذریعہ سے مولوی محمد احسن صاحب ...بھی بلوا بھیجا اور مولوی محمد احسن ...امروہی سے پوچھا کہ ...جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہ دو گروہ ہو گئے ایک طرف خدا ہو گا اور یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"

اس کے بعد یہ تمام حضرات باغ میں پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر اور جماعت کے جید بزرگ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی حضرت مولوی نورالدین صاحب ہی کی خلافت کی تائید کی۔ مگر ابھی ایک اور اہم ترین شخصیت کی رائے لینا باقی تھی۔ یہ پاک ہستی مومنوں کی ماں یعنی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم المعروف بہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا تھیں۔ چنانچہ جماعت کے احباب کے نمائندہ کی حیثیت سے

بہشتی مقبرہ سے ملحقہ باغ میں بارہ سو احمدی احباب نے خلافت اولیٰ کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی:

جانشین ہو۔"

چنانچہ جملہ اہلبیت کی رضامندی اور تسلی اور جملہ مومنین کا کامل اتفاق رائے حاصل کرنے کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب حضور علیہ السلام کے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تبلیب رنگ میں بیعتِ خلافت کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت کی رضامندی اور خواہش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ حضور بیعت لے لیں۔ خلافت کا بوجھ بڑے سے بڑے جری کا پتہ پانی کر دیتا ہے۔ اس لئے قدرتاً حضرت مولوی صاحبؓ کو تامل ہوا۔ مگر احباب جماعت کے اصرار کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا:۔

"میں دعا کے بعد جواب دوں گا۔"

اس کے بعد آپؓ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور غربی کوچہ سے متصل دالان میں نوافل ادا کرنے کے لئے نیت باندھ لی اور سجدہ میں گر کر بہت روتے اور بڑی دیر تک اپنے خدا

ایک آواز آئی اور سب افسردہ چہرے کھل اٹھے

مفتی محمد صادق صاحبؓ نے تمام احباب جماعت کی طرف سے ایک تحریر پڑھی جس پر تمام اکابر جماعت کے دستخط تھے۔ اس میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے بیعت کی درخواست کی گئی تھی۔ اس تحریر کا مکمل متن یہ ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ
خاتم النبیین محمد المصطفیٰ
وعلی المسیح الموعود خاتم
الاولیاء۔

اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ

(مالک الگلشی ویڈ ہاؤس لاہور) (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد صاحبؓ، (مفتی) محمد صادق صاحب عفی اللہ عنہ، سید محمد احسن صاحب (امروہی) سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور (مولوی) محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز خواجہ کمال الدین صاحب۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن، مرزا خدا بخش صاحب۔ (شیخ) یعقوب علی صاحب (ایڈیٹر الحکم) احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول (ڈاکٹر) عباد اللہ صاحب امرتسری۔ اکبر شاہ خان صاحب

میری پچھلی زندگی پر غور کر لو میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا:

۲۷ مئی کو خلافت اولیٰ کی بیعت کی روداد

— مومنوں کی آنکھوں سے اشکوں کے دریا رواں تھے۔
— دل کٹے کٹے جاتے تھے۔
— کسی پل قرار نہ آتا تھا۔

بالآخر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد اطہر قادیان میں پہنچ چکا تھا۔ خدا کا وہ مامور جو اپنے احباب کی نسبت دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اُن سے اُن کی ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ احباب کو روتا بلکتا چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو چکا تھا۔

اس نازک وقت میں جبکہ ہر دل کانپ رہا تھا۔ ہر سعید روح پر لرزہ طاری تھا۔ اس عالم میں وہ لوگ، جو کہ اپنی پگڑیوں کے پلّو اپنی آنکھوں پر رکھے زار و قطار رو رہے تھے ——— یک بیک ان کے دل جیسے کسی آسمانی خوشخبری کی اطلاع سنتے ہی کھل اٹھے۔ دکھی دلوں کو ڈھارس مل گئی۔

ایک آواز آئی — مومنو بیعت کرلو!

اور پھر ایک نورانی چہرے والے بزرگ کے اطراف میں لوگ جمع ہو گئے۔ ہر شخص یوں اس بزرگ کی طرف دوڑا چلا آرہا تھا جیسے کسی بچے کو اس کی گمشدہ ماں مل جانے کی اطلاع ملے۔

یہ آج سے ۷۲ سال قبل جماعت احمدیہ میں خلافت راشدہ کے مبارک اور بابرکت نظام کے قیام کا آغاز تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حکیم حافظ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قادیان میں بہشتی مقبرہ سے متصل باغ میں بیعت خلافت اولیٰ لے رہے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں صبح ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا۔ شام چھ بجے حضور کے جسد اطہر کو بذریعہ ریل گاڑی لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔ گاڑی رات دس بجے بٹالہ پہنچی جہاں سے رات دو بجے کے قریب احباب حضور کا جسد اطہر کاندھوں پر اٹھائے قادیان روانہ ہوئے۔ قادیان کے قریب نہر کے پل پر نماز فجر ادا کی گئی اور صبح آٹھ بجے خدا کے اس پاک بندے کا جنازہ قادیان پہنچ گیا۔ اور حضور کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں واقعہ پکے مکان میں رکھ دی گئی۔

حضور علیہ السلام کے جسد اطہر کے قادیان میں پہنچنے کے بعد جماعت کے مقتدر بزرگوں کے سامنے سب سے اہم مسئلہ جماعت کی مستقبل کی قیادت کا تھا۔ چنانچہ خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے سب کی نظریں بار بار بالاتفاق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور دیرینہ ساتھی اور معتمد رفیق حضرت مولانا حکیم حافظ نورالدین رضی اللہ عنہ پر ہی اٹھتی تھیں۔ چنانچہ احباب سر جوڑ کر بیٹھے اور تھوڑی ہی دیر میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کر لیا گیا۔ پوری قوم کو جماعتی طور پر خلافت کے جھنڈے تلے لانے کا یہ فیصلہ کرنے کا سہرا خواجہ کمال الدین صاحب لیڈر

دِل پریشان تھے آنکھیں نمناک تھیں کہ...

سارے احباب جماعت نے متفقہ طور پر حضرت مولانا حکیم...

سیکرٹری انجمن احمدیہ کے سر ہے۔ جنہوں نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی نعش مبارک کے قادیان پہنچتے ہی باغ میں خلافت احمدیہ کے قیام اور حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت کے لئے مولوی محمد علی صاحب کو تحریک کی۔ اور دیگر احباب جماعت کی اس رائے کا ذکر کیا کہ سب لوگوں کا یہی خیال ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے خلیفہ حضرت حافظ حکیم نورالدین ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب نے بلا تامل کہا کہ یہ ہی صحیح ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب رض ہی اس بات کے اہل ہیں۔ اور اس طرح سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب خلافت کی بیعت کرنے پر راضی ہو کر جماعت کے دوسرے اکابر مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کو لے کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب رض کے پرانے مکان پر پہنچے اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض کے ذریعہ سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو بھی بلوا بھیجا اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے پوچھا کہ
"جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تمام صحابہ رض نے حضرت صدیق اکبر رض کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسی طرح ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب رض کے ہاتھ پر بیعت کرلیں؟"

مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اس کی پوری پوری تائید کی اور اس کے ساتھ ہی یہ مشورہ دیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رض سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب باغ میں تشریف لائے۔ آپ نے بھی نہایت کشادہ پیشانی سے اتفاق رائے کیا اور فرمایا کہ:
"حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیے اور حضرت مولوی صاحب ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے۔ اور حضرت اقدس کا الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے ایک کی طرف خدا ہوگا اور یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"

اس کے بعد یہ تمام حضرات باغ میں پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر اور جماعت کے جید بزرگ حضرت میر ناصر نواب صاحب رض سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی حضرت مولوی نورالدین صاحب ہی کی خلافت کی تائید کی۔ مگر ابھی ایک اور اہم ترین شخصیت کی رائے لینا باقی تھی۔ یہ پاک ہستی مومنوں کی ماں یعنی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم المعروف بہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا تھیں۔ چنانچہ جماعت کے احباب کے نمائندہ کی حیثیت سے

خواجہ کمال الدین... سے پہلے خلیفہ اوّل...

خواجہ کمال الدین صاحب حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خلافت کے قیام کو الٰہی تائید حاصل تھی اور خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے سب کے دل ایک ہی شخص کی طرف پھیر دیئے۔ چنانچہ حضرت اماں جان رض سے بھی جب پوچھا گیا تو انہوں نے بلا تامل حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر اتفاق کیا اور فرمایا کہ:
"حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھ کر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو"

چنانچہ جملہ اہلبیت کی رضامندی اور تسلی اور جملہ مومنین کا کامل اتفاق رائے حاصل کرنے کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب حضور علیہ السلام کے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مخلصانہ رنگ میں بیعت خلافت کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت کی رضامندی اور خواہش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ حضور بیعت لے لیں۔ خلافت کا بوجھ بڑے سے بڑے جری کا پتہ پانی کر دیتا ہے۔ اس لئے قدرتاً حضرت مولوی صاحب رض کو تامل ہوا۔ مگر احباب جماعت کے اصرار کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا:
"میں دعا کے بعد جواب دوں گا۔"
اس کے بعد آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور غربی کوچہ سے متصل دالان میں نوافل ادا کرنے کے لئے نیت باندھ لی اور سجدہ میں گر کر بہت روئے اور بڑی دیر تک اپنے خدا

بہشتی مقبرہ سے ملحقہ باغ میں بارہ سو احمدی احباب نے خلافت اولیٰ کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی!

...ین صاحب نے سب ... کا نام پیش کیا

کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے۔ اس عرصہ میں احباب جماعت کا یہ وفد باہر صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ ——— "چلو ہم سب وہیں چلتے ہیں جہاں ہمارے آقا کا جسدِ اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں ———" چنانچہ حضرت مولوی صاحب تمام حاضرین سمیت باغ میں تشریف لے آئے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعشِ مبارک باغ میں ہی رکھی تھی اور سب لوگ اس کے اردگرد جمع تھے۔ یہاں پر حضرت

قدرتِ ثانیہ دکھانے کا خدائی وعدہ پوری شان سے پورا ہوا

...خدا نے معجزانہ تائید کا جلوہ دکھایا

...نورالدینؓ کو خلیفہ اوّل تسلیم کیا:

مفتی محمد صادق صاحبؓ نے تمام احباب جماعت کی طرف سے ایک تحریر پڑھی جس پر تمام اکابر جماعت کے دستخط تھے۔ اس میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے بیعت کی درخواست کی گئی تھی۔ اس تحریر کا مکمل متن یہ ہے:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔

اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقی ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

اس درخواست پر بہت سے احباب کے دستخط تھے جن کے نام بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۶ کالم ۲ پر لکھے ہیں۔ مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب (مالک انگلش ویئر ہاؤس لاہور) (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد صاحبؓ (مفتی) محمد صادق صاحب عفی اللہ عنہ، سید محمد احسن صاحب (امروہی) سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور (مولوی) محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز خواجہ کمال الدین صاحب۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدا بخش صاحب (شیخ) یعقوب علی صاحب (ایڈیٹر الحکم) احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول (ڈاکٹر) عباد اللہ صاحب امرتسری۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ (نواب) محمد علی خان صاحب (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور صاحب کابلی۔ سید سرور شاہ صاحب قصوری (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد صاحبؓ (حضرت میر) ناصر نواب صاحب وغیرہم!

...آواز
...سب افسردہ
...کھ...
...ھے

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی دردانگیز تقریر:

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ جب یہ تحریر سنا چکے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور تشہد و تعوذ کے بعد ایک نہایت دردانگیز اور پُراثر تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا:-

"میری پچھلی زندگی پر غور کر لو میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اسی فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہو گی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں اوّل میاں محمود احمد۔ وہ میرا بھائی بھی ہے۔ میرا بیٹا بھی۔ اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت کے ادب کا مقام ہیں تیسرے قریبی نواب محمد علی خان صاحب ہیں۔ انہی طرح خدمت گزارانِ دین میں سے .... اور بھی کئی احباب ہیں"

پھر فرمایا:-

"پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جن کا میں نے نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کر لو۔ میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔"

مگر جب احباب جماعت نے باصرار عرض کیا کہ ہم آپ کے سوا کسی کو خلیفہ نہیں بنانا چاہتے اور آپ ہماری بیعت لیں تو آپ نے پھر فرمایا

"اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہو گی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں ...... وہ بیعت کی دس شرائط بدستور قائم ہیں ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے

میری پچھلی زندگی پر غور کر لو میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ (قوم) مرچکی۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۶، ۱۶۱)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اس درد انگیز تقریر کے بعد سب حاضرین نے یک زبان ہوکر کہا کہ ہم آپ کے احکام مانیں گے۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیح کے جانشین ہوں۔ چنانچہ آج سے ۷۲ سال قبل ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اسی جگہ یعنی بہشتی مقبرہ سے متصل باغ میں قریباً بارہ صد احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بیعت کی۔

تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۶۲ میں درج ہے کہ بیعت خلافت اولیٰ کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ بیعت باغ کے کس حصہ میں ہوئی۔ بعض صحابہؓ کا خیال تھا کہ بیعت خلافت اولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ میں ہوئی جبکہ بعض دیگر احباب کی رائے میں یہ مقام حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا باغ تھا۔ ایک اور صحابی کے نزدیک یہ بیعت ہر دو مقامات پر ہوئی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ میں اور پھر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں۔

حضور کو صدر انجمن کیطرف سے اطلاع

بیعت اولیٰ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ اس سے اگلے روز یعنی ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کو الحکم کا ایک ضمیمہ بار ورقہ شائع کیا گیا۔ جس میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی کے انتخاب کی اطلاع مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود باجازت حضرت اماں جان کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے احباب موجود تھے:۔

مولانا حضرت سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین)

تمہاری طبیعتوں کا رُخ خواہ کسی طرف ہو تمہیں میری اطاعت کرنی پڑے گی

موت اگرچہ بالکل اچانک تھی اور اطلاع دیئے وقت بہت ہی کم ملا۔ تاہم انبالہ، جالندھر، کپورتھلہ، امرتسر، لاہور گوجرانوالہ، وزیر آباد، جموں، گجرات بٹالہ، گورداسپور وغیرہ مقامات سے معزز حضرات آگئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کل حاضرین نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔"

(ضمیمہ الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء و بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر دکھی دلوں پر خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ نے اپنے خاص [illegible] مرہم رکھا اور غیب سے مدد فرما جماعت کو ازسر نو مضبوط بنیادوں پر قائم کردیا اور جو [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی [illegible] نعوذ باللہ اس سلسلہ کے نابود ہونے کے خیال دل میں کر بیٹھے تھے ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اور جماعت احمدیہ ایک دفعہ پھر مضبوط بنیادوں پر قائم ہوکر دین خاتم الانبیاء ﷺ کے احیاء و غلبہ کے لئے دن رات کام میں مصروف ہوگئی۔ اور ایک ایسے وقت میں جب کہ دل پریشان تھے اور آنکھیں نمناک تھیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی معجزانہ تائید کا جلوہ دکھایا۔

اس سلسلہ میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ جماعت احمدیہ خلافت اولیٰ کے قیام کے وقت ایک آہنی چٹان کی طرح متحد تھی اور پوری جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جس بات پر کامل اتفاق اور اجماع کا اظہار کیا۔ وہ خلافت کے قیام کا مسئلہ تھا۔ اور یہ مسئلہ اتنا متفق علیہ اور واضح تھا کہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد خاکی کی تدفین نہ ہوئی تھی کہ خلیفہ کا انتخاب ہوگیا۔ چنانچہ بیعت لینے کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رض نے حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد شام چھ بجے خدا کے اس فرستادہ اور مامور وقت کا جسد اطہر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پوری شان سے پورا ہوا کہ وہ قدرت ثانیہ کا جلوہ دکھائے گا۔

مرتب ۔۔

یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقے سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳
پرانے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ:
علی اسٹیٹ پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!
آپکا خادم:
شیخ عبدالخالق، کالج روڈ، چوک اقصیٰ۔ ربوہ فون نمبر ۶۶۴

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا)
قیمت مکمل کورس -/۲۸ روپے
دوائی فضل الٰہی
قیمت مکمل کورس -/۳۵ روپے
مطب دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری رائے میں

خلافت کی سب سے بڑی برکت

جماعت کے سربرآوردہ احباب کی آراء

الفضل کے نمائندہ خصوصی کے قلم سے:

یہ الٰہی سلسلہ کتنی برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس پر سوچنے بیٹھیں تو کتنے دفتر رقم کئے جا سکتے ہیں

جماعت احمدیہ کی تمام تر کامیابیوں اور روز افزوں ترقیات کا راز اگر ایک لفظ میں پوچھا جائے تو اس کا جواب نہایت ہی آسان اور سہل ہے اور یہ لفظ ہے " خلافت " اپنے مومن بندوں پر خدا تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام ہے کہ اگر ہم سجدے کرتے کرتے اپنے ماتھے خدا تعالیٰ کی راہ میں گھسا دیں تو بھی اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ الٰہی سلسلہ کتنی متنوع برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس پر سوچنے بیٹھیں تو کئی دفتر رقم کئے جا سکتے ہیں۔ مگر خلافت کی برکات کا ذکر ختم ہونے میں نہیں آ سکتا۔ یہ خدائی انعام اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کی بارش برسانے کا موجب کس کس رنگ میں بنتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں تبدیلی کی کس کس انداز میں رہنمائی کرتا ہے یہ ایک نہایت لطیف اور ایمان افروز داستان ہے۔ اس داستان کی متعدد بکھری ہوئی کڑیاں جوڑنا صحیح پوچھئے تو ایک اکیلے انسان کے بس کا بزرگ ہی ہیں یہی خیال تھا جس نے میرے ذہن میں ایک سوال کو جنم دیا کہ —— "خلافت کی سب سے بڑی برکت میری نظر میں کیا ہے ——؟" چنانچہ میں اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے سلسلہ کے چیدہ چیدہ بزرگوں کے پاس گیا۔ مقصد یہ تھا کہ خلافت کی برکات کا ایک جامع نقشہ ذہن میں آ جائے —— ان بزرگوں نے جن خیالات کا اظہار کیا وہ یوں تھا: ——

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

محترم صاحبزادہ صاحب ایک لمبے عرصہ سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تبلیغی نظام کے نگران اور مدار المہام ہیں۔ آپ تبلیغ کے بین الاقوامی ادارہ تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ اور وکیل التبشیر ہیں۔ دنیا کا قریباً ہر کونہ گھوم چکے ہیں اور مشرق وسطیٰ، مشرق بعید افریقہ، چین، امریکہ اور یورپ کے سبھی بڑے بڑے شہروں میں جا کر تبلیغ کے کاموں کی نگرانی کر چکے ہیں۔ آپ نے نمائندہ الفضل کے سوال کے جواب میں کہا کہ "میری نگاہ میں خلافت کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ یہ جماعتی اتحاد کا ذریعہ ہے۔ جس طرح کسی بلڈنگ کو بنانا ہے تو اس کی بنیاد بڑی مضبوط رکھی جاتی ہے اسی طرح کسی بھی ادارہ کی بنیاد ہی اس کی اہمیت اور قوت کا تعین کرتی ہے روحانی لحاظ سے خلافت کو جماعت احمدیہ میں بنیادی اور کلیدی اہمیت (Pivotal position) حاصل ہے اور جماعت احمدیہ کی ساری خوبیاں اسی کے ارد گرد گھومتی ہیں۔ جماعتی اتحاد کے ذریعہ سے ہی بین الاقوامی اور قومی اخوت حاصل ہوتی ہے تعلیم و تربیت اور قربانیاں بھی اسی سے ملتی ہیں کہ ہم ایک آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اسی ایک آواز کو اپنی قوت خیال کرتے ہیں۔"

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

محترم صاحبزادہ صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نظام میں انتہائی اہم عہدے یعنی ناظر اعلیٰ کے منصب پر سالہا سال سے فائز ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی غیر حاضری میں امیر مقامی ہونے کا شرف بھی عموماً انہی کو ملتا ہے ایک عرصہ سے نہایت حساس عہدے پر جماعتی خدمات بجا لا رہے ہیں ان کے گھر پر حاضر ہوا تو میرا سوال سن کر چند لمحے غور کرنے کے بعد کہنے لگے کہ:-

"میرے خیال میں خلافت کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ کی بھرپور تائید و حمایت حاصل ہوتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ لمبا عرصہ خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے ساتھ اہم معاملات میں منسلک رہنے کے بعد میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ مثلاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر بھی لوگوں نے کئی اعتراضات کئے آپ کے بعض فیصلوں پر تنقید کی اور بزعم خود بڑے بڑے لوگوں نے آپ کے فیصلوں پر ردّ و قدح کی کہ فلاں قدم غلط اٹھایا ہے یا فلاں فیصلہ غلط کیا ہے اور یہی صورت حال بعض اوقات خلافت ثالثہ میں بھی پیش آتی رہی مگر آخر کار وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر فیصلے کے بارے میں بڑے سے بڑے مخالف کو بھی یہ کہنا پڑا کہ خلیفۂ وقت کا فیصلہ درست نکلا اور اس کے بہترین نتائج برآمد ہوئے اور قدم قدم پر اس بات کا احساس ہوتا رہا کہ خلیفۂ وقت کے بلا استثناء ہر فیصلے کو آسمانی تائید و نصرت حاصل ہوتی رہی اور کبھی بھی کوئی ایسا فیصلہ سامنے نہیں آیا جس کے نتائج ناقص نکلے ہوں یا وقت گزرنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا ہو کہ فلاں فیصلہ غلط تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر فیصلے کو خدا کی خصوصی تائید و رضا حاصل تھی اور خلافت کی یہی سب سے بڑی برکت ہے۔"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

آپ فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر ہیں اور عرصہ دراز سے جماعتی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کی تعمیر، ترتیب اور اس کا احسن نظام اور اس کے ذریعہ سے خدمت خلق کا وسیع سلسلہ آپ کے اخلاص اور خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید اعلیٰ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق دے ان کے پاس ہسپتال میں حاضر ہوا۔ تو کہنے لگے کہ:-

"میرے خیال میں خلافت میں برکت ہی برکت ہے کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے اور جماعت مومنین کی طرف سے جو انتخاب کیا جاتا ہے وہ صرف ایک ذریعہ ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے اس کی تائید و نصرت اپنے خاص فضل سے ہر آن اور ہر گھڑی کرتا ہے۔"

انھوں نے کہا کہ "میرا تجربہ ہے — کہ خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی بات کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کر دیتا ہے۔ یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ تھا اور اب یہی سلوک حضرت خلیفۃ ثالث کے ساتھ ہے۔"

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

صاحبزادہ صاحب موصوف میدانِ تقریر اور تحریر کے بے مثل شہسوار ہیں۔ کئی سالوں سے وقفِ جدید کے ناظم ارشاد اور ناظم مال چلے آرہے ہیں اور وقفِ جدید کی اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر متعدد بار حضور ایدہ اللہ سے تعریفی کلمات حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ آج کل مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر کے عہدۂ جلیلہ پر بھی فائز ہیں۔ بڑا وسیع مطالعہ اور بڑی دقیق نظر رکھنے والے وجود ہیں۔ آپ نے میرا سوال سننے کے بعد کہا:—

"آیتِ استخلاف میں خلافت کی سب سے بڑی برکت اور خصوصیت، قیامِ توحید اور تمکینِ دین بیان کی گئی ہے۔ خدا کی وحدت کا تصور نہ صرف وحدتِ الٰہی ہے بلکہ اس میں وحدتِ ملی بھی آجاتی ہے اور تمکینِ دین سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اس کے بارے میں اسلام کا عملی تجربہ گواہ ہے تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی ملتِ اسلامیہ پر خوف کے حالات طاری ہوئے تو وابستگانِ خلافت سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا کہ وہ خوف کی صورت کو امن کی حالت سے بدل دے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی خاص نقصان کے بغیر بہت معمولی تکالیف اٹھا کر بڑے بڑے خطرات سے مسلمانوں کی جماعت من حیث القوم آسانی سے گزر جائے گی۔ اس کی متعدد مثالیں خلافتِ راشدہ اولیٰ میں نظر آتی ہیں۔ مثلاً سب سے پہلے انتہائی خوفناک حالات کا ارتداد کی شکل میں ظاہر ہونا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ذریعہ دیکھتے ہی دیکھتے قبائل کا مطیع و فرماں بردار ہو جانا۔ یہ بہترین مثال ہے۔ بظاہر دنیا کے اعتبار سے ایسا فتنہ اگر کسی دنیاوی نظام میں پیدا ہو جاتا اور اسے استیصال کے لئے الٰہی مدد حاصل نہ ہوتی تو یہ نتیجہ نکلنا ناممکن تھا۔

دوسری بار خلافت اولیٰ جماعت احمدیہ اور پھر خلافت ثانیہ میں بارہا جماعت اس کا

- خلافت جماعتی اتحاد کا ذریعہ ہے:
- خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ کی بھرپور تائید و حمایت حاصل ہوتی ہے:
- قیامِ توحید اور تمکینِ دین خلافت کی سب سے بڑی برکت ہے:
- خلافت بندے کا رب سے تعلق قائم کرتی ہے:

مشاہدہ کر چکی ہے۔"

صاحبزادہ صاحب موصوف نے کہا کہ:—

"اس کے لئے کسی خاص تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کمزوریاں اور ناطاقتی کیا تھی۔ خوف کتنے شدید اور وسیع تھے۔ اور کس طرح نہایت ہی معمولی قربانی سے خدا تعالیٰ نے نہ صرف امن کے حالات پیدا فرمائے بلکہ اس کی عنایات پہلے سے بھی دو چند ہو گئیں۔ یہ خوف کے امن سے بدلنے کے واقعات اتفاقی معاملات یا روزمرہ کے دستور کی بات نہیں بلکہ غیر معمولی الٰہی ہاتھ کے ظاہر ہونے کا وعدہ ہے اور اس کے عام احمدی بلکہ غیر بھی شاہد ہیں۔"

انھوں نے کہا کہ:—

"اسی طرح تمکنتِ دین کا کام ہے اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں جو خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ہے دنیا کے اکثر ممالک اس پر گواہ بن چکے ہیں مزید کہنے کی حاجت نہیں۔"

صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ:—

"ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جو لوگ خلافت سے ہٹے یا جماعت کے اندر جماعت سے علیحدگی اختیار کی یا خلافت کا پورا احترام نہیں کیا وہ عملاً کامیاب خدمتِ دین سے محروم کر دیئے گئے۔ ان کی ساری صلاحیتیں اور کوششیں رائیگاں گئیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لازماً خلافت کے ساتھ مخلصانہ اور خادمانہ تعلق قائم کرنا پڑے گا۔ ورنہ تمکنتِ دین کا کوئی رنگ یا نظام قائم نہیں ہو سکتا۔"

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

آپ صدر انجمن احمدیہ میں ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور ناظر خدمت درویشان کے عہدے پر فائز ہیں۔ اس سے پہلے آپ تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی زبان و ادب کے مسلّم الثبوت استاد رہ چکے ہیں۔ نہایت خاموشی اور متانت سے خدمت دین کرنے والے وجود ہیں۔ ان کی انتظامی قابلیت کے علاوہ انگریزی زبان اور ادب کی قابلیت بھی مسلّمہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ:

"یہ خلافت —— خلافت علیٰ منہاجِ نبوت ہے اس کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ یہ بندے کا رب سے تعلق قائم کرتی ہے۔ یہ نبوت کا کام ہے جس کا تسلسل خلافت قائم رکھتی ہے یہ ایک ایسا کام ہے کہ اس کو کوئی انجمن، ادارہ، انسٹی ٹیوشن یا کوئی باڈی سرانجام نہیں دے سکتی۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ بندوں کو ہی مقرر کرتا ہے۔ اس کے یہ بندے خدا تعالیٰ سے بندے کا تعلق ثابت کرتے ہیں۔ اس سے تعلق کی راہوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور خدا سے بندوں کا پختہ تعلق قائم کرتے ہیں اور یہی خلافت کی سب سے بڑی برکت ہے۔"

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب

صاحبزادہ صاحب موصوف آج کل نوجوانوں کی تربیتی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر کے ذمہ دار عہدے پر فائز ہیں۔ اس کے علاوہ مہتمم اشاعت کے طور پر رسالہ "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کے بھی نگران ہیں۔ نہایت اخلاص سے جماعتی خدمات بجا لانے والے نوجوان ہیں نہایت متحرک ذہن اور ٹھوس قوتِ فیصلہ کے مالک ہیں اور نہایت اخلاص سے خدماتِ دینیہ بجا لاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ:—

"خلافت کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات میں بہترین راہ نمائی صرف خلافت سے ملتی ہے۔ معاشرت میں رہن سہن میں، تہذیب و تمدن میں، سوسائٹی کے طور طریق، تہذیب میں تبدیلیاں ہوتی ہوئی رہتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے ساتھ افراد کو مناسب رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فرض خلافت ادا کرتی ہے اور خدا تعالیٰ جہاں جہاں ضرورت سمجھتا ہے اپنے خلیفہ کے ذریعہ غلط راستوں پر بند لگاتا جاتا ہے اور جہاں جہاں کمزوری پاتا ہے اسے دور کرتا چلا جاتا ہے۔ خلافت ایسی نت نئی برائیوں اور غیر اسلامی حرکات کی نشاندہی کرتی جاتی ہے اور خلیفۂ وقت، احباب کی رہنمائی فرماتے ہیں کہ فلاں نئی چیز غلط ہے اور فلاں صحیح ہے اس طرح سے بدلتے ہوئے حالات میں انسان کو اپنا راستہ صحیح رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ خلافت کی یہی سب سے بڑی برکت ہے۔"

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب

برصغیر کے ممتاز سیاسی راہنما مولانا محمد علی جوہر کے بھتیجے مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کے عہدے پر فائز ہیں۔ پاکستان کے اندر اور باہر تبلیغ کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ جماعتی لٹریچر پر گہری نظر رکھتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ نہایت خوش بیان اور متاثر کن مقرر ہیں۔ انھوں نے میرے سوال کے جواب میں کہا کہ:—

"خلافت کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ یہ نوعِ انسانی کے لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ رکھنے والوں کے حق میں ایک آسمانی شہادت ہے کیونکہ خدا نے مومنوں اور نیکوکاروں سے ہی یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو خلافت کی نعمت عطا کرے گا۔ اور یہ تو ارشادِ خداوندی ہے کہ

"اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ"

کہ جو میرے عہد پورے کرے گا خدا اس کے اپنے عہد پورے کرے گا۔ یہ وعدہ خدا تعالیٰ نے پہلے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا کیا اور پھر بموجب پیشگوئی

"ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ
عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ"

آخر میں یہ نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائی۔ اس نعمت کی دو خاصیتیں ہیں:—

اوّل یہ کہ دین کو تمکنت دینا خلافتِ حقہ اسلامیہ کا کام ہے اور اس کے لئے جو سکیم بھی خلیفۂ وقت بنائے گا اس کو خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے گا۔ اور یہ اس کی سچائی کی علامت ہوگی۔

اس کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ مومنوں اور نیکوکاروں پر جب خوف کے حالات آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو امن سے بدل دے گا۔"

مولانا موصوف نے کہا کہ:—

"یہ خدا کا قانون ہے کہ دنیا کی کوئی چیز مرکزیت سے خالی نہیں اس لئے خدا کی جماعت کے لئے رسالت کے بعد خلافت کو مرکزیت حاصل ہے جو جماعت کی حیات کی موجب ہے۔ اسی لئے حدیث پاک ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- بدلتے ہوئے حالات میں بہترین رہنمائی صرف خلافت سے ملتی ہے:
- خلافت مومنوں کے لئے ایک آسمانی شہادت ہے:
- خلافت روحانی قوت کا پاور سٹیشن بن جاتی ہے:
- ہمیں ایک ایسا شخص مل جاتا ہے جو دن رات ہمارے لئے دعائیں کرتا ہے:

"اپنے امام اور جماعت کو لازم پکڑو"

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

محترم مولانا مورخ احمدیت ہیں اور ان کے سپرد جماعت احمدیہ کی تاریخ مرتب کرنے کا اہم ترین کام ہے۔ شعلہ بیان مقرر ہیں اور قوت تحریر کا زبردست ملکہ رکھتے ہیں۔ جماعت اور مخالفین کے لٹریچر پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں اور غیروں کے لٹریچر سے اپنی حمایت میں حوالے نکال لانے میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے۔ نہایت متبحر عالم ہیں مگر نہایت انکساری اور اخلاص سے خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ میں نے ان کے دفتر واقع خلافت لائبریری میں جہاں پر یہ کتابوں میں گھرے بیٹھے ہوتے ہیں ان سے ملاقات کی۔ میرا سوال سنتے ہی چند لمحوں میں انہوں نے متعدد حوالے نکال کر کتب میرے سامنے رکھ دیں اور کہنے لگے کہ:-

"عہد نبوی ؐ کی برکات کا تسلسل خلافت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اس لئے خلافت کا زمانہ پانے والے بہت خوش نصیب ہوتے ہیں کہ وہ خلافت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے جلالی اور جمالی نشانات کو دیکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے خلافت کا مقام ایک زبردست پاور سٹیشن کی طرح بن جاتا ہے کہ خود بھی ہو وہ اپنی روحانی قوت اسی مرکز سے حاصل کرتا ہے اور خلافت ان کو زمان و مکان کی قیود سے آزاد کر کے ان تک اپنی برکات پہنچاتی ہے۔" آپ نے حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر میں سے ایک جلد نکال کر میرے سامنے رکھی۔ سورہ القدر کی اس تفسیر میں حضور ؓ نے فرمایا ہے کہ آنحضور کا زمانہ اتنا عظیم تھا کہ بڑے سے بڑے بادشاہ کو اگر یہ کہا جائے کہ اس کو دور نبوی کے زمانے کا ایک لمحہ دیا جائے گا۔ تو وہ اپنی بڑی سے بڑی سلطنت چھوڑ دینے پر آمادہ ہو جائیگا خلافت کے ذریعہ اسی زمانہ کی برکات کا انعکاس ہوتا ہے اور زمان و مکان کے سارے فاصلے ایک جست میں طے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ خلافت کی برکات سے مستفید ہوتے ہیں ان میں بھی عشق نبی کی وہی تڑپ ہوتی ہے جو کہ دور نبوی کے اصحاب میں تھی۔ مولانا صاحب نے سورۃ نور کی تفسیر کا ایک ورق نکال کر میرے سامنے رکھ دیا اس میں حضرت المصلح الموعود ؓ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے ماتحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس " " "

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول سورہ نور صفحہ ۳۶۹)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

مولانا موصوف ایک قادر الکلام شاعر اور صحافی ہیں۔ آج کل رسالہ تحریک جدید کے ایڈیٹر اور وکیل التعلیم کے عہدہ پر فائز ہیں۔ بیرون ملک تبلیغی میدان میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ گفتگو میں اپنے مخالف کو قائل کرنے کا خصوصی ملکہ رکھتے ہیں۔ وسیع نظر رکھنے والے اور اخلاص و فدائیت سے خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے میرے سوال پر کہا کہ:-

"میرے خیال میں خلافت کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ ہمیں ایک شخص مل جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے اور وہ دن رات خدا تعالیٰ سے جماعت کیلئے دعائیں کر کے برکات حاصل کرتا ہے۔ یہی دراصل سب سے بڑی برکت ہے جو کہ خلیفہ کے ذریعہ جماعت کو ملتی ہے۔ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ہے اور اب خلافت ثالثہ کا دور دیکھ رہے ہیں۔ خلافت کی یہ خوبی سمجھتا ہوں [illegible] یہ برکتیں سب [illegible] اس برکت سے ہر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

معیاری ادارہ

معیاری انگریزی ادویات۔ نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم

نظر کی عینکیں

ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت

شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو چنیوٹ۔ ربوہ

نوٹس

پائلز کیور PILES CURE

اور اکسیر ذاتی کھیت وغیرہ کی نقل COUNTERFEIT بنانے والے تمام جعل ساز افراد اور اداروں کو انتباہ کیا جاتا ہے کہ وہ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان کی جملہ کیورز CURES اور دیگر ادویات کے نام لیبل، ڈیزائن اور پیکنگ وغیرہ کی نقل COUNTERFEIT DRUG بنانے، سٹاک کرنے اور بیچنے سے فوراً باز آجائیں ورنہ قانون رائج الوقت تعزیرات پاکستان اور خصوصاً ڈرگ ایکٹ کے تحت ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ خریدار حضرات دھوکہ سے بچنے کے لئے ہر مرض کی کیور (CURE) اور اکسیر انی کھیت وغیرہ پر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان کا نام اور مخصوص نشان منور ملاحظہ فرما لیا کریں۔

ہو الشافی — C C M C C

ملک محمود مجید خان ایڈووکیٹ پرانی انارکلی لاہور
مشیر قانونی۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور، کراچی، ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

ہر قسم کی کاروں و جیپوں کی گسکٹ نیول
اور
پٹول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور فون ۴۱۰۶۱۷

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۲/۵۰، ۵/-، ۶/-	۱۳/۵۰	اشتہانی کیپسول ۶۰ کیپسول	۳۰/-
سرمہ حیدر خورد ۲/- کلاں شیشی	۴/-	منسوبین کیپسول	۱۲/۵۰
حب اکسیر البلدان جواہر والی	۱۵/-	مینو بے بی ٹانک	۵/-
حب اکسیر الشفا مکمل کورس	۳۰/-	گولڈن بے بی ٹانک	۵/-
حب نور چشم فضل کیپسول مکمل کورس	۳۵/-	سفوف مقوی دماغ	۲۰/-

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص استفادہ کر سکتا ہے اور ایسا شخص جتنا خلافت سے تعلق بڑھائے گا اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی اس کا تعلق بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اس طرح سے تسلسل نبوت قائم رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کے ایمان پختہ ہوں اور وہ خدا کے نزدیک آجائیں یہی وہ اصل بات ہے جس کے لئے خلافت کو اسلام میں قائم کیا گیا ہے۔"

محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب

محترم مولانا صاحب ایک عرصے سے خدمات قرآن بجا لا رہے ہیں۔ خلافت ثانیہ میں طویل عرصے تک اہم خدمات پر مامور رہے ہیں اور آج کل ادارۃ المصنفین کے سربراہ ہیں جو کہ تفسیر صغیر، تفسیر کبیر۔ تاریخ احمدیت اور تفسیر القرآن حضرت مسیح موعودؑ چھاپنے والا ادارہ ہے۔ آپ نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ:۔

"خلافت کی اصل برکت خدا سے تعلق الہام و کلام اور غیبی خبروں کا علم حاصل کرنا ہے جو کہ خدا سے تعلق پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ خلافت کے وجود ہی میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب خلافت ختم ہو گئی تو یہ نور امتِ مسلمہ کو مجددین کے واسطے سے ملتا رہا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی خلیفہ تھے۔ اور یہ نور مسیح کا احیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ خلافت کے اندر چلتا چلا جائے گا۔ کیونکہ ہر خلیفہ اسی طرح مسیح موعودؑ سے نور حاصل کر رہا ہو گا جیسے ایک بلب بجلی کے ہولڈر سے لگ کر نور حاصل کرتا ہے۔ گویا خلیفہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان کے لئے ایک زندہ وجود اور زندہ ثبوت ہو گا۔

خلافت کی دوسری اہم برکت اجتماع ہے جس کے ذریعہ قوم ایک ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے اور تیسری برکت یہ ہے کہ تبلیغِ دین خلافت ہی کے ساتھ وابستہ ہے۔"

محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر

محترم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب سری لنکا۔ ماریشس اور سیرالیون میں تبلیغ و خدمتِ دین کا لمبا تجربہ رکھتے ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء کیا تو آپ کو سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بنایا گیا اس کے بعد آپ دیگر جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ آج کل دوبارہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے طور پر خدماتِ دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے ٹھنڈا [illegible] رقت [illegible] بات کا آغاز یوں کی کہ:۔

"خلافت، خدا تعالیٰ کے افضال کو ٹرانسمٹ کرنے والا بہت بڑا ٹرانسمیٹر ہے جس کا تجربہ میں نے خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ میں بارہا کیا ہے جب میں بیس اکیس سال کی عمر میں پہلی مرتبہ مبلغ بنا کر سری لنکا بھیجا جا رہا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے الوداعی ملاقات کرنے گیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ سری لنکا میں بہت سی مشکلات ہیں۔ حضور نے بھی ملاقات میں وہاں کے حالات کا ذکر اس طرح کیا کہ میں بہت ڈر گیا کہ یہ ذمہ داری میں کس طرح نبھا سکوں گا۔ ملاقات ختم ہونے کے بعد حضورؓ اٹھے۔ مجھ سے معانقہ کیا اور اس کے بعد پر جوش الوداعی مصافحہ کیا۔ یہ مصافحہ کیا تھا!! مجھے محسوس ہوا کہ ایک زبردست قوت کا برقی کرنٹ میرے جسم کے روئیں روئیں میں دوڑ گیا ہے اور سیدھا دل میں جا کر جذب ہو گیا ہے۔ اس کے بعد وہ سارا خوف اور پریشانی آنِ واحد میں یوں غائب ہو گئی کہ اس کے بعد تیس سالہ تبلیغی زندگی میں کسی مشکل سے مشکل وقت میں بھی خوف نہ محسوس ہوا۔

محترم مولانا نے بتایا کہ:۔

"اسی طرح خلافتِ ثالثہ میں بھی بہت سے تجربات ہوئے۔ اسکورسے گھانا میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت وہاں ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب گئے جو کہ سب سے زیادہ تجربہ کار ڈاکٹر تھے اور اس گاؤں کی حالت یہ تھی کہ نہ وہاں پر بجلی تھی نہ پانی تھا۔ وہ وہاں جا کر پریشان ہو گئے کہ کوئی غلطی ہو گئی ہے کہ مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔ اس سے بڑا فکر ہوا حضور دعا کرتے رہے اور ابھی ڈاکٹر صاحب کے خط کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔ ایک دن اچانک عصر کے وقت حضور نے یاد فرمایا اور مجھے کہا کہ ڈاکٹر مجتبیٰ کو تار دیں کہ میں نے دعا کی ہے وہ اسکورسے کو بالکل نہ چھوڑیں۔ اللہ برکت ڈالے گا۔ چنانچہ اس برکت کا مشاہدہ ہماری دنیا نے کیا کہ اس بے آب و گیاہ گاؤں میں بہترین [illegible] بن گئی۔ پانی بجلی پہنچ گئی۔ اور وہاں پر اتنا بڑا اور خوبصورت ہسپتال بن گیا کہ جو اس وقت بھی بلکہ آج بھی مغربی افریقہ میں سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ اور وسعت کام اور آمد کے لحاظ سے اب تک سب سے بڑا ہے۔ اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔"

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور
سے حاصل کریں۔
۳۸ تبت سنٹر، بندر روڈ کراچی
فون ۷۴۶۰۹

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر: ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
ہول سیل کی ایک نئی شاخ
الفردوس شال ہاؤس
۲۴ اتحاد بازار، اعظم کلاتھ مارکیٹ
لاہور

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور
نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد
اعتماد ادارہ
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
EL-KEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
گھر فون: ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انوارِ خلافت

صد شکر کہ ہم لوگ ہیں انصارِ خلافت
ہیں قلب و جگر مہبطِ انوارِ خلافت

ملّت سے جو تھا وعدۂ حق غلبۂ دیں کا
مژدہ ہے اسی کے لئے گلزارِ خلافت

چھا جائیں گے دنیا پہ غلامانِ محمدؐ
ہر آن رہیں گے جو وفادارِ خلافت

ہے صاحبِ لولاکؐ کی تا حشر حکومت
تا حشر یہ ملّت ہے سزاوارِ خلافت

ہم کیوں ہوں زمانے کے اندھیروں سے پریشاں
حاصل ہے ہمیں شمعِ ضیا بارِ خلافت

شبّیرؔ تمہیں گوہرِ مقصود ہو حاصل
ہر ذرّہ تمہارا ہو فدا کارِ خلافت

مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب

ان تمام ملاقاتوں سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ بات محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی ہی صحیح ہے کہ خلافت میں برکت ہی برکت ہے۔ جس زاویئے سے دیکھیں، جس نگاہ سے غور کریں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی موسلا دھار بارش برستی نظر آتی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو خلافت کی آسمانی رسّی کو پوری مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق دے اور ہم میں سے ہر شخص استحکام خلافت کے لئے دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے والا ہو! (آمین: ثم آمین!!)

○

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ لاہور
پر
تشریف لائیں
۔ فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۳۰
۔ رہائش۔ ۶۲۹۳۰
۔ فیکٹری رچنا ٹاؤن۔ ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رحؒ
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)
میں
۲۹ مئی اور ۳۰ مئی کو
مطب فرمائیں گے۔
جمعرات تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

سائیکل، ٹرائسکل و بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مشورے" صفحہ ۶ سے آگے

(۴) یہ بھی فائدہ ہے کہ باہر کے لوگوں کو کام کرنے کی مشکلات معلوم ہوتی ہیں۔
(۵) یہ بھی فائدہ ہے کہ خلیفہ کے کام میں سہولت ہو جاتی ہے۔ وہ بھی انسان ہوتا ہے۔ اس کو بھی دھوکا دیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ لوگوں کا رجحان کدھر ہے۔ یوں تو بہت نگرانی کرنی پڑتی ہے کہ غلط راستہ پر نہ پڑ جائیں۔ مگر جب شوریٰ ہو تو جب تک اعلیٰ درجہ کے دلائل علم رائے کے خلاف نہ ہوں گے۔ ڈرتے ہیں کہ اسی پر عمل کریں اور اس طرح خلیفہ کی نگرانی میں سہولت ہو جاتی ہے۔"

مجلس شوریٰ کا طریق کار

(۱) خلیفہ عام ہدایات پیش کرے گا کہ کن باتوں پر مشورہ لینا ہے اور کن باتوں کا خیال رکھنا ہے۔

(۲) اس کے بعد ہر محکمہ کے لئے سب کمیٹیاں مقرر ہو جائیں گی کیونکہ فوراً رائے نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ تجربہ کار بیٹھ کر سکیم تجویز کریں اور پھر اس پر بحث ہو پہلے کمیٹی ضرور ہونی چاہیئے۔ جیسے معاملات ہوں ان کے مطابق وہ غور کریں۔ سکیم بنائیں پھر اس پر غور کی جائے۔ کمیٹی پوری تفاصیل پر بحث کرے اور پھر رپورٹ کرے۔ وہ تجاویز مجلس عام میں پیش کی جائیں اور ان پر گفتگو ہو۔

(۳) جب تجاویز پیش ہوں تو موقع دیا جائے کہ لوگ اپنے خیالات پیش کریں کہ اس میں یہ زیادتی کرنی چاہیئے یا یہ کمی کرنی چاہیئے۔

○

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس ملٹی پائے مجلّہ میں مجلس سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہو گا۔

سالانہ چندہ
۱۵/- پندرہ روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

بچوں کی کتب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے خود بچوں ہی کی سادہ اور آسان زبان میں مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر اپنے عزیز بچوں کو ان سے استفادہ کا موقع بہم پہنچائیں

(۱) پیارے اسلام کی پیاری باتیں (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں
(۳) پیارے مہدیؑ کی پیاری باتیں (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۵) حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں (۶) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
(۷) سوانح حضرت المصلح الموعودؓ

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ماہنامہ **مصباح** ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن دینی، اخلاقی، علمی و دینی کا آئینہ، مرقع، خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھایئے۔ قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے

مدیرہ

(ماہنامہ مصباح ربوہ)

عید الاسلام مبارک — عید الاسلام مبارک

انوار برادرس جنرل سٹور
مین بازار ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
جنرل اسٹور کا تمام سامان
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے،

— جدید فیشن کے مطابق —
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر ۲۳ ۵۲۶

فون ملز ۲۷۹۴۶ — ✻ — فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
— مقبول روڈ فیصل آباد —

امپورٹر ———— ایکسپورٹر

•- لون -• وائل -• پردہ کلاتھ -• پاپلین
•- جاذب نظر -• دیدہ زیب -• ہر گھر کی پسند

آفس:۔ منڈی گلی ریل بازار فیصل آباد

شاہی طبیب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قائم ہونے والا

واحد ادارہ

آپؓ کے شاگرد حضرت حکیم نظام جان مرحومؓ کے صاحبزادہ

جناب حکیم انوار احمد جان صاحب

کی زیر نگرانی آج بھی روز اول کی طرح دکھی مخلوق کی خدمت میں دن رات مصروف ہے۔
عورتوں کے امراض کے لئے خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط تفصیل لکھ کر دوا منگائیں

۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق نام

دواخانہ حکیم نظام جان

فون نمبر:۔ ۷۳۹۹۷

خیر اندیش:۔ مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا

تدبیر ہے، اور

دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد

اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ گول بازار

— ربوہ —

فون ۵۳۴

پھلوں کی لذت آفرین خوشبوؤں سے بھرپور

شیزان کا

شربتِ ثمر قند

Shezan - for that extra taste of goodness

SI 4-77

SCAN

ربوہ

اور

مضافات ربوہ میں

- سکنی - زرعی
- رہائشی مکان
- کوٹھی و پلاٹ

کی خرید و فروخت کے لئے اپنے قابل اعتماد ادارہ کو خدمت کا موقع دیں۔ انشاء اللہ آپ کا اعتماد بحال رہے گا۔

فضل عمر پراپرٹی ڈیلر

— و —

برکس سپلائیرز

نزد ریلوے پھاٹک

مسجد اقصےٰ روڈ ربوہ

فون دفتر : ۶۷۰

فون رہائش : ۴۷۰

شمیم میڈیسنز

انگریزی ادویات کا مرکز

بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ

خصوصی سہولت

رات کو دس بجے کے بعد مکان پر تشریف لائیں۔

ایمبولنس کی سہولت ہے،

منیر احمد بلک بر مکان لیڈی ڈاکٹر

نعیمہ منیر

فون رہائش ۵۲۶ — فون سٹور ۵۲۷

ہمارا نصب العین - دیانت اور امانت

ایس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

— اقصیٰ روڈ ربوہ —

زرعی اراضی مکان اور رہائشی پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے تشریف لائیں

ربوہ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی جائیداد پلاٹس مکانات و کوٹھیوں نیز ریفریجریٹر، ٹیلیویژن، موٹر سائیکل اور واشنگ مشین وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ہمیشہ

PP 517

مومن اسٹیٹس

کو یاد رکھیں - ہمارا نصب العین خدمت صداقت و دیانت ہے

خواجہ عبدالمومن - پروپرائٹر، مومن اسٹیٹس قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہترین تشخیص ـــــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد

قادیان کا قدیمی **محبوب کاجل**
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب
گول بازار ۔ ربوہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

نادر موقع
اعظیم پارک کالونی
مسجد اقصیٰ سے غربی جانب ½ فرلانگ ساہی وال روڈ پر میٹھا پانی۔ پانچ مرلہ دس مرلہ کے پلاٹس موجود ہیں
۲ الباسط کالونی
نزد مذبح خانہ فیکٹری ایریا مناسب قیمت پر دس دس مرلہ پلاٹ پانی میٹھا۔ فوری رجسٹری فوری قبضہ اور فوری تعمیر کریں۔
نیز ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ و مکان خریدنے کے لیے اور مضافات ربوہ زرعی زمین خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر
کمیٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۴۰۵

تین سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)
• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی
خرید و فروخت کے لئے
آپ کی خدمت کا متمنی:۔
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے
خرید و فروخت کے لئے
ـ نیز ـ
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اہل پسند جی و نورتن کو سکے خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد عبدالسلام صاحب
نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون ۵۵۰

جائیداد کی خرید و فروخت
ـ کیلئے ـ
بہترین با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین ۔ دیانت ۔ خدمت اور شرافت ہے وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔
راجپوت پراپرٹی ڈیلر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۳۸۲۲
سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے
"الحمرا اسٹیٹس"
۶۹۹ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائیٹرز
خادم حسین وڑائچ
طاہر احمد وڑائچ

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر نمبر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے سٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

موسم گرما کیورز

EPISTAXIS CURE	نکسیر کیور
EYES CURE	سوزش چشم کیور
JAUNDICE CURE	یرقان کیور
PILES CURE	بواسیر کیور
SKIN CURE	جلدی امراض کی کیور
SPER MATORRHEA CURE	سپرمیٹوریا کیور

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان ۔ لاہور کراچی ۔ ہیڈ آفس ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷